

12118 - بدصورت بچے کا اسقاط حمل کروانا

سوال

میڈیکل چیک اپ کے بعد کہ ماں کے پیٹ میں بچہ بدصورت اور بگڑی ہوئی شکل کا مالک ہو تو کیا اسقاط حمل کروایا جاسکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ماں کے پیٹ میں بچہ کی بدصورتی کے کئی ایک اسباب ہیں ، اور ان اسباب میں سے اکثر کی تلافی ہوسکتی ہے اور ان سے بچا جاسکتا ہے یا پھر ان کے آثار میں کمی کی جاسکتی ہے ، اور دین اسلام اور طب نے مرض کے اسباب سے حسب استطاعت بچنے اور رکنے پر ابھارا ہے -

اور پھر اسلامی تعلیمات تو صحت کی حفاظت اور بچے کا خیال کرنے کی دعوت دیتی اور اس پر ابھارتی ہیں کہ اسے ان امراض سے بچایا جائے جن امراض کا سبب اسلامی تعلیمات سے دوری اور معصیت و نافرمانی ہے مثلاً : زنا ، شراب نوشی ، سگریٹ نوشی ، نشہ کرنا -

اور اسی طرح موجودہ دور کی جدید طب بھی ماؤں کو بعض ادویات کے استعمال سے بچنے کا کہتی ہے کہ ان کے استعمال میں خطرہ پایا جاتا ہے ، اور اسی طرح لیزر شعاعوں اور دوسری شعاعوں سے بچنا چاہیے اور خاص کر حمل کے ابتدائی ایام میں تو اور بھی زیادہ احتیاط کرنا ضروری ہے -

اور جب موثوق میڈیکل بورڈ کے ذریعہ قطعی اور یقینی طور پر بچے کی بدصورتی ثابت ہو جائے ، اور موجودہ دور کے جدید طبی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ بدصورتی قابل علاج بھی نہ ہو ، تو میرے نزدیک اس بچے کی زندگی میں آنے والی مشکلات اور تکالیف و صعوبات ، اور اس کی وجہ سے اس کے اقرباء کو پیش آنے والے حرج ، اور اس کا خیال اور حفاظت کرنے کے سبب سے معاشرہ میں پیدا ہونے والی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسقاط حمل مباح ہے -

اور شائد انہی اسباب کے پیش نظر رابطہ عالم اسلامی کے تابع مجلس فقہی اسلامی کے مکہ مکرمہ میں منعقدہ بارویں اجلاس میں بدصورت بچے کے حمل کو اسقاط کی اباحت میں فیصلہ ہوا جبکہ اس کی صورت مندرجہ بالا ہوا اور حمل کے ایک سو بیس یوم گزرنے سے قبل والدین کی رضامندی کے بعد ، یہ اجلاس پندرہ رجب 1410 ہجری الموافق 2/12

1990 میلادی میں منعقدہ ہوا -

مجلس کے مندرجہ بالا فیصلہ کی اللجنة الدائمة سعودی عرب (مستقل فتویٰ کمیٹی سعودی عرب) نے بھی اپنے فتویٰ نمبر (2484) صادر شدہ (16/7/1399) ہجری میں موافقت کی ہے -

لیکن اگر بدصورت بچے میں روح پھونکی جا چکی ہو اور وہ ایک سو بیس یوم کا ہو چکا ہو تو جتنا بھی بدصورت ہو اسقاط حمل جائز نہیں ، لیکن اس صورت میں جائز ہے کہ اگر حمل باقی رکھنے میں ماں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو ، کیونکہ روح ڈالے جانے کے بعد بچہ نفس بن چکا ہے جس کی حفاظت اور خیال رکھنا واجب ہے ، چاہے وہ بچہ آفات و امراض سے سلیم ہو یا پھر اسے کوئی مرض لاحق ہو -

اور چاہے اس کی شفایابی کی امید ہو یا شفایابی نہ ہو سکے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا ہے اس میں کوئی نہ کوئی بلیغ حکمت پائی جاتی ہے جس کا اکثر لوگوں کو علم نہیں ، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا زیادہ علم ہے کہ کسے پیدا کرنا بہتر اور صحیح اس کا مصداق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے ؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہے الملک (14) -

اور ان بدصورت بچوں کی ولادت و پیدائش میں صحیح و سلیم اور عافیت والوں کے لیے عبرت و نصیحت ہے ، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی معرفت بھی پائی جاتی ہے کہ وہ مخلوق میں اپنی قدرت کے نمونے دکھاتا ہے اور سبحانہ و تعالیٰ اپنی قدرت کے عجائبات دکھاتا ہے -

اور اسی طرح ان بدصورت بچوں کے قتل اور اسقاط حمل میں صرف مادی نظریہ ہے اور اس میں کسی بھی قسم کا کوئی دینی اور معنوی معاملہ اور نظریہ نہیں ہے ، اور ہو سکتا ہے اس بدصورتی کی موجودگی میں انسان اپنے رب کے سامنے اور زیادہ مسکین اور ذلیل ہو اور اس کی عبادت کرے ، اور اس بدصورتی پر انسان کا صبر و تحمل اللہ تعالیٰ کی جانب سے عظیم اجر و ثواب کے حصول کا باعث بنے -

اور خلقتی بدصورتی تقدیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کے لیے چاہا ہے لہذا جو اس پر صبر کرے گا وہ کامیاب ہوا ، اور یہ ایسے امور ہیں جو پیدا ہوتے رہے ہیں اور تاریخ میں اس کا وجود پایا جاتا ہے اور پیدا ہوتے رہیں گے -

اور افسوس کی بات ہے کہ تحقیق سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ پیدائش بدصورتی زیادہ ہو رہی ہے اور اس کا سبب ماحول کی آلودگی اور نقصان دہ شعاعوں کی کثرت ہے جو اس وقت فضاء میں پھیل رہی ہیں ، اور ایسی شعائیں آج سے پہلے ادوار میں تو پائی نہیں جاتی تھیں -

اور یہ اللہ تعالیٰ کی لوگوں پر رحمت و فضل ہے کہ اس نے بہت سارے بد صورت بچوں کا انجام پیدا ہونے سے قبل ہی یہ رکھا ہے کہ یا تو حمل ساقط ہو جاتا ہے یا ان کی ولادت سے قبل ہی موت واقع ہو جاتی ہے ۔

لہذا مسلمان عورت اور مسلمان خاندان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی مصیبت پر صبر و تحمل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی نیت کرے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔